10527 ـ اپنے آپکو سید کہلوانے والے افراد کو زکاۃ دینے کا حکم

سوال

سوال : کیا یہ صحیح ہے کہ سید کو مال یا زکاۃ وغیرہ دینا جائز نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لوگوں کی یہ فکر اور سوچ ہے کہ کچھ سید اور ولی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے بشریت کے علاوہ کوئی اور خصوصیت بھی دی رکھی ہے، یا پھر انہیں لوگوں سے ہٹ کر کچھ شرف و مرتبہ حاصل ہے، یہ مجوسی سوچ ہے، جسکی ابتداء اور بنیاد اس نظریے پر ہے کہ اللہ تعالی بشریت سے عاری چنیدہ اور خاص لوگوں میں حلول کر جاتا ہے ۔

اہل فارس اپنے بادشاہوں اور سربراہوں جنہیں وہ کسری کا نام دیتے تھے ان کے متعلق یہی اعتقاد رکھتے تھے، کہ یہ روح ایك بادشاہ سے دوسرے بادشاہ اور نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے، اور یہ مجوسی نظریہ رافضی شیعوں ۔ جو کہ اصل میں مجوسی تھے ۔ کے ذریعہ مسلمانوں میں پہنچی، اور وہ اس نظریے کو مسلمانوں میں داخل کرنے میں کامیاب ہوگئے، مذکورہ نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کچھ لوگوں کو امامت وولایت کا شرف و مرتبہ عنائت فرماتا ہے۔

چنانچہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے بعد ان کی اولاد کے بارے میں بھی ان رافضیوں کا یہی عقیدہ ہے، انہوں نے اس میں کئی ایك مراتب کا اضافہ بھی کیا ہے، مثلا ان کے ہاں سید، اور آیت کا مرتبہ ہے [کہ فلاں سید ہے، اور فلاں آیت اللہ ہے] اور یہی فکر اور سوچ بعض گمراہ قسم کے صوفی فرقوں میں بھی سرایت کر چکی ہے، چنانچہ ان کے ہاں ابدال اور قطب [سے موسوم]مراتب ہیں ۔

اور ان کا کہنا ہے کہ اس سید یا ولی کو بلند شرف و مرتبہ حاصل ہونے کی وجہ سے ہماری مصلحتوں اور ضروریات کا ہم سے زیادہ علم ہے،اس لئے ہمارے لئے مناسب یہ ہے کہ ہم اپنے معاملات ان کے سپرد کریں، کیونکہ وہ ہم سے افضل اور بہتر ہیں، تو نتیجتا زکاۃ لینے کے زیادہ حقدار وہی ہیں، حالانکہ بلاشك و شبہ یہ کھلی گمراہی ہے۔

اور زکاۃ کی ادائیگی کے سلسلے میں حق وہی ہے جو اللہ اور اسکے رسول نے بیان کردیا، کہ زکاۃ اسی کو ادا کی

جائے گی جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے، فرمایا:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور [حصول کیلئے] کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ [مصارف زکاۃ]اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہیں، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے ۔التوبۃ /60

حنبلی مسلك کے مطابق افضل تو یہی ہے کہ مسلمان شخص اپنے شہر کے جان پہچان والے فقراء و مساکین میں زکاۃ خود اپنے ہاتھوں سے تقسیم کرے ، اوراگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر وہ زکاۃ تقسیم کرنے کے لیے ایسے نیک ، صالح ، دیانتدار شخص کو دے جس پر اسے بھروسہ اور اعتماد ہو، کہ وہ پوری کوشش کے ساتھ زکاۃ تقسیم کرنے کیلئے فقراء و مساکین کو تلاش کرے، اور اُن لوگوں کی طرح نہ کرے جو شخصی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے زکاۃ کا مال استعمال کرتے ہیں۔

اور ان جھوٹے سیدوں کو زکاۃ دینا باطل مذہب پر ان کی مدد و معاونت ہے، لہذا شرعی طور پر انہیں زکاۃ دینی جائز نہیں ہے، چاہیے اپنے منہ سے مانگ بھی لیں، کیونکہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح لوگوں کا مال خود ہی رکھ لیتے ہیں جن کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّ كَثِيراً مِّنَ الأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ

ترجمہ: اے ایمان والو! یقینا بہت سے یہودی اور نصرانی علماء لوگوں کا مال ناحق اور باطل طریقہ سے کھاتے ہیں، اور اللہ تعالی کے راستے سے روکتے ہیں ۔التوبۃ /34

واللہ اعلم .